از عدالت الاعظمیٰ

میسرز بسنت لال بنساری

بمقابلہ

بنسی لال دگدولال

(پی۔بی۔گجیندراگڈکار، اے۔کے۔سرکار، کے۔سباراؤ، کے۔این۔وانچواور جے۔آر۔مڈھولکر، جسٹسز)

تیل کے بیجوں میں آگے کے معاہدے ۔ اگر گریٹر بمبئی میں غیر قانونی۔بمبئی فارورڈ کنٹریکٹس کنٹرل ایکٹ، 1947 (بمبئی LXIV آف 1947)، دفعہ 3 ۔ ضروری سپلائی (عارضی اختیارات) ایکٹ، 1946 (XXIV آف 1946) کا دفعہ 8۔

بمبئی میں فریقین کے مابین سامان کی فروخت کے لئے مختلف معاہدے کیے گئے تھے جن میں سے ہر ایک میں ثالثی کی شق موجود تھی۔مارچ، 1952 میں ان معاہدوں کے سلسلے میں پیدا ہونے والے تنازعات کو ثالثی کے حوالے کیا گیا تھا اور جواب دہندگان کے خلاف 7 اکتوبر 1952 کو ایک جامع ایوارڈ دیا گیا تھا۔ان ایک تنازعات میں سے مونگ پھلیوں میں فارورڈ معاہدے سے پیدا ہوا تھا۔جواب دہندگان نے ایوارڈ کو اس بنیاد پر الگ کرنے کے لئے درخواست دی کہ مونگ پھلیوں میں فارورڈ معاہدہ غیر قانونی تھا کیونکہ اس طرح کے معاہدے کی ممانعت تھی، لازمی سپلائی (عارضی اختیارات) ایکٹ کے تحت جاری کردہ، لیزیڈس (فارورڈ معاہدہ ممنوعہ) آرڈر، 1943 کے ذریعہ، اس طرح کے معاہدے کی ممانعت تھی، 1946، مرکزی مقننہ کے ذریعہ منظور ہوا۔اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ ضروری سپلائی (عارضی اختیارات) ایکٹ، 1946، بمبئی فارورڈ کنٹریکٹ کنٹرول ایکٹ، 1947 میں، بمبئی کے صوبائی مقننہ کے ذریعہ منظور کیا گیا تھا، جس کو گورنر جنرل آف انڈیا کی رضامندی ملی تھی اور اسی وجہ سے اس حصے کے تحت حاصل کیا گیا تھا۔گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کے 107 (2)، جس کا اطلاق ہوا، بمبئی ایکٹ نے بمبئی میں مرکزی ایکٹ کی ترجیح میں اور مونگ پھلی میں بمبئی ایکٹ کے فارورڈ معاہدے کے تحت غالب کیا۔ہائی کورٹ نے جواب دہندگان کے تنازعہ کو قبول کرلیا اور ایوارڈ مختص کیا۔

بمبئی ایکٹ کے دفعہ 8 نے فراہم کیا:"دفعہ 1 کے ذیلی دفعہ (3) کے تحت نوٹیفکیشن میں متعین کردہ کسی بھی سامان کی فروخت یا خریداری، یا اس سے متعلق ہر آگے کے معاہدے جس میں درج کیا گیا ہے یا ہونا ہے کسی بھی مطلع

شدہ علاقے میں انجام دینا غیر قانونی ہوگا اگر اس میں داخل، بنائے جانے یا انجام نہیں دیا جاتا ہے "اور اس کے بعد، اس انداز کو طے کریں جس میں اور جن افراد کے مابین اس طرح کے معاہدے کیے جاسکتے ہیں اور غیر قانونی معاہدہ کرنے والے شخص کو بھی سزا دی جاسکتی ہے۔

مرکزی ایکٹ کے دفعہ 3 نے فراہم کردہ، "مرکزی حکومت ...... مطلع شدہ آرڈر کے ذریعہ ...... پروہیبٹنگ ...... تجارت اور تجارت" کو کسی بھی ضروری اجناس میں فراہم کی۔ مونگ پھلیوں میں آگے کے معاہدوں پر پابندی عائد کردی گئی، جو مرکزی ایکٹ میں بیان کی گئی ایک ضروری اشیاء میں سے ایک تھی۔

بمبئی ایکٹ نے کوئی معاہدہ قانونی نہیں بنایا، منعقد ہوا۔ اس کا واحد اثر یہ تھا کہ اگر اس کی شرائط کی تعمیل میں نہ کیا گیا تو کچھ آگے کے معاہدوں کو غیر قانونی قرار دیا جائے جبکہ مرکزی ایکٹ نے غیر قانونی معاہدے کیے جس پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہٰذا، بمبئی ایکٹ اور مرکزی ایکٹ کے مابین کوئی بدنامی نہیں تھی اور ان دونوں نے بمبئی میں درخواست دی۔

آئین کے آرٹیکل 372 نے ان دونوں کارروائیوں کو جاری رکھا، اور اس لئے آئین میں کوئی شق نہیں ہے جس کے تحت ان میں سے کسی کو بھی دوسرے کو خارج کرنے پر لاگو ہونے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔

ایک سے زیادہ تنازعہ کے سلسلے میں ایک جامع ایوارڈ جو قابل عمل نہیں ہے، اسے مجموعی طور پر ایک طرف رکھنا چاہئے اگر کسی بھی تنازعہ کو غیر قانونی طور پر حوالہ دیا گیا ہو۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 24 آف 1956۔

29 جون 1954 کو فیصلے اور حکم سے خصوصی چھٹی کے ذریعہ اپیل، بمبئی ہائی کورٹ کی اپیل نمبر 127 آف 1953۔

اے۔ وی۔ وسوناتھا ساستری، ہیمند را شاہ، ایس۔ این۔ اینڈلی، جے۔ بی۔ دادا چنجی، رمیشورناتھ اور پی۔ ایل۔ ووہرا اپیل کنندہ کیلئے۔

جے۔ سی۔ بھٹ۔ سی۔ جے۔ شاہ اور نونٹ لال جواب دہندگان کے لئے۔

30 نومبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس سرکار _ اپیل کنندہ ایک کمیشن ایجنٹ اور پکا آرتیہ ہے اور 7 نومبر 1951 سے جواب دہندگان کے لئے ایسا کام کر رہا ہے، جس میں گریٹر بمبئی میں ان کے مابین مختلف معاہدے کیے گئے تھے۔ 26 فروری 1952 کو، اس طرح کے دو معاہدے بقایا تھے، ان میں سے ایک مونگ پھلیوں کے سلسلے میں تھا اور یہ ایک اگلا معاہدہ تھا۔

مارچ 1952 میں، فریقین کے مابین تنازعات پیدا ہوئے کہ آیا یہ معاہدے بند کردیئے گئے ہیں، ہر طرف اپنے ہی جھگڑے کی بنیاد پر دوسری طرف دعویٰ کرتے ہیں۔ آخرکار، 18 مارچ 1952 کو، اپیل کنندہ نے معاہدوں میں شامل ثالثی کی شق کے تحت تنازعات کو ثالثی کے حوالے کیا۔ 7 اکتوبر 1952 کو، ثالثوں نے مذکورہ تنازعات کے سلسلے میں جواب دہندگان کے خلاف روپے 22,529 15-9 کے لئے ایک جامع ایوارڈ دیا۔ یہ زیادہ واضح نہیں ہے کہ آیا اس ایوارڈ میں دوسرے تنازعات کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔

یہ ایوارڈ بمبئی سٹی سول کورٹ میں ثالثی ایکٹ 1940 کے تحت اس پر فیصلے منظور کیے جانے کے لئے باقاعدہ طور پر دائر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد، 17 جولائی 1953 کو، جواب دہندگان نے بمبئی سٹی سول کورٹ کو ایوارڈ کو ایک طرف رکھنے کے لئے درخواست دی جس میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ مونگ پھلیوں میں اگلے معاہدے غیر قانونی تھے کیونکہ اس طرح کے معاہدوں کو بنانے کی ممانعت تھی (فارورڈ معاہدہ ممنوعہ) آرڈر، 1943، ضروری سپلائی (عارضی اختیارات) ایکٹ، 1946 کے تحت جاری کیا گیا، اوراسی وجہ سے فریقین کے مابین مونگ پھلیوں میں فارورڈ معاہدے میں شامل ثالثی کی شق کالعدم اور باطل تھی۔ یہ کہا گیا کہ ثالثی کی اس شق کی بنیاد پر دیا گیا فیصلہ کالعدم ہے۔ اس تنازعہ کے بارے میں اپیل کنندہ کا جواب یہ تھا کہ ضروری سپلائی (عارضی اختیارات) ایکٹ گریٹر بمبئی پر لاگو نہیں ہوا جہاں بمبئی فارورڈ کنٹریکٹ کنٹرول ایکٹ 1947 کے ذریعہ فارورڈ معاہدوں پر حکومت کی گئی، اس کے بعد بمبئی ایکٹ کے نام سے کہا گیا، اور جیسا کہ مونگ پھلیوں میں معاہدہ ہوا تھا۔ اس ایکٹ کے لحاظ سے بنایا گیا ہے، یہ قانونی تھا، اور، لہذا، اس میں شامل ثالثی کی شق کے ٹیرس میں ایوارڈ ایک درست اور قابل عمل ایوارڈ تھا۔ بمبئی سٹی سول کورٹ کے فاضل جج نے جواب دہندگان کے تنازعہ کو قبول کرلیا اور ایوارڈ مختص کیا۔ سٹی سول کورٹ کے فیصلے کے خلاف بمبئی میں ہائی کورٹ میں اپیل کنندہ کی اپیل ناکام ہوگئی۔ اپیل کنندہ اب مزید اپیل میں اس عدالت میں آیا ہے۔

اس اپیل میں صرف ایک سوال یہ ہے کہ کیا ضروری سپلائی (عارضی اختیارات) ایکٹ، جو سال 1946 میں مرکزی مقنّنہ نے منظور کیا تھا، بمبئی پر درخواست دی؟ اگر ایسا ہوتا ہے تو، پھر تیل کے بیجوں (فارورڈ معاہدے کی ممانعت) کے حکم، 1943، اس کے بعد اس کے تحت جاری کردہ تیل کے بیجوں کا آرڈر کہا جاتا ہے، اس کے تحت جاری کردہ معاہدہ غیر قانونی طور پر غیر قانونی طور پر ہوگا اور اس میں شامل ثالثی کی شق کے تحت کوئی ایوارڈ نہیں دیا جاسکتا ہے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے۔

اب، تیل کے بیجوں کا آرڈر پہلی بار 1943 میں آر 83 کے تحت ڈیفنس آف انڈیا رائڈس منظور کیا گیا تھا۔ ڈیفنس آف انڈیا کے قواعد 30 ستمبر 1946 کو نافذ ہوگئے۔ تاہم، اس دوران، جنگ کے خاتمے کے باوجود صورتحال معمول پر نہیں آئی تھی، برطانوی پارلیمنٹ نے 26 مارچ 1946 کو ایک ایکٹ منظور کیا، جسے کہا گیا تھا۔

ہندوستان (مرکزی حکومت اور مقنّنہ) ایکٹ، 1946 (9 اور 10 جیو۔VI ، باب 39)، اس کے بعد برطانوی ایکٹ کو کہا جاتا ہے۔ اس ایکٹ کی دفعہ 2 نے بشرطیکہ ہندوستان کی مرکزی مقنّنہ کو مختلف معاملات کے سلسلے میں قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہوگا جس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں کسی بھی چیز کے باوجود ذکر کیا گیا ہے، اور یہ کہ دفعہ 4 میں مذکور مدت کے دوران اس طاقت کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور مزید یہ کہ قوانین اس حد تک بنائے گئے تھے کہ وہ دوسری صورت میں نہیں بنائے جاسکتے تھے، اس مدت کی میعاد ختم ہونے پر اس کا اثر ختم ہوجائے گا۔ دفعہ 4 میں محفوظ اختیارات کے تحت گورنر جنرل اور اس کے بعد، ہندوستان کی جزوی اسمبلی، ہندوستانی آزادی ایکٹ 1947 کے تحت اس پر دیئے گئے اختیارات کے تحت، برٹش ایکٹ کے دفعہ 4 میں وقتاً فوقتاً اور آخر کار اس مدت میں توسیع کی۔ 31 مارچ 1951 تک۔ یہ ہمارے مقاصد کے لئے غیر منافی ہوگا کہ مختلف قانونی دفعات اور احکامات کا حوالہ دیں جن کے تحت یہ توسیع کے لئے کیا گیا تھا تنازعہ میں نہیں ہے۔

برطانوی ایکٹ کے ذریعہ دیئے گئے اختیارات کے تحت، گورنر جنرل نے لازمی سامان (عارضی اختیارات) آرڈیننس، 1946 کو نافذ کیا، جو یکم اکتوبر 1946 کو نافذ ہوا۔ 19 نومبر 1946 کو، اسی اختیارات کے تحت مرکزی مقنّنہ نے لازمی طور پر منظور کیا۔ سپلائیز (عارضی اختیارات) ایکٹ، 1946، اس کے بعد، مرکزی ایکٹ کے نام سے پکارا گیا، جس نے آرڈیننس کو منسوخ کیا اور اس کی شرائط کو کافی حد تک شامل کیا۔ مرکزی ایکٹ نے اصل میں یہ فراہم کیا تھا کہ اس کی میعاد ختم ہونے پر اثر ورسوخ ختم ہوجائے گا جو برطانوی ایکٹ کی دفعہ 4 ہے۔ چونکہ وقتاً فوقتاً برطانوی ایکٹ کی زندگی میں توسیع کی گئی، مرکزی ایکٹ میں بھی اس کی زندگی میں توسیع کی گئی۔ ہمارا آئین 26 جنوری 1950 کو نافذ ہوا اور آرٹیکل 372 کی وجہ سے مرکزی ایکٹ کو موجودہ قوانین میں سے ایک کے طور پر جاری رکھا گیا۔ 16 اگست 1950 کو، آئین کے آرٹیکل 369 کے ذریعہ دیئے گئے اختیارات کے تحت، پارلیمنٹ نے ضروری سامان (عارضی اختیارات) ترمیمی ایکٹ، 1950، ایکٹ LII آف 1950 کو منظور کیا، جس نے مرکزی ایکٹ میں مختلف معاملات میں ترمیم کی اور 31 دسمبر 1952 تک اپنی زندگی کو بڑھایا۔ 1952 کے ایکٹ LXV کے ذریعہ کی گئی ایک اور ترمیم کے ذریعہ، زندگی کی مرکزی ایکٹ کی زندگی کو 26 جنوری 1955 تک بڑھایا گیا۔

مرکزی ایکٹ کا دفعہ 3 (1) ان شرائط میں ہے:

"مرکزی حکومت، جہاں تک یہ کسی بھی ضروری شے کی فراہمی کو برقرار رکھنے یا بڑھانے کیلئے، یا منصفانہ قیمتوں پر ان کی مساوی تقسیم اور دستیابی کو محفوظ بنانے کیلئے ضروری یا قابل عمل معلوم ہوتی ہے، مطلع شدہ آرڈر کے ذریعہ پیداوار کو منظّم کرنے یا اس سے منع کرنے کی فراہمی اور تقسیم، اور اس میں تجارت کی جاسکتی ہے۔'' دفعہ 2 ایکٹ میں یہ فراہم کیا گیا ہے کہ ایکٹ کے معنی میں کھانے پینے کی چیزیں ایک لازمی اجناس ہوں گی اور اس میں

خوردنی تیل کے بیجوں کو بھی شامل کیا جائے گا۔ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ تیل کے بیجوں کا حکم اصل میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت منظور کیا گیا تھا، جس کی میعاد 30 ستمبر 1946 کو ختم ہوگئی تھی۔ 1946 کا آرڈیننس اس کے ساتھ مطابقت پذیر تھا، ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت جاری کردہ احکامات جاری رہے۔ اور بشرطیکہ اس طرح کے احکامات کو اس کے تحت احکامات سمجھا جائے گا۔ سنٹرل ایکٹ کی دفعہ 17 (2) نے یہ فراہم کیا ہے کہ اس کے آغاز سے قبل ہی آرڈیننس کے تحت اور اس کے نافذ ہونے کا حکم سمجھا جاتا ہے اور اس کے تحت ایک آرڈر سمجھا جاتا ہے۔ آرڈیننس اور مرکزی ایکٹ کے نتیجے میں اس کی جگہ اور وقتاً فوقتاً مؤخر الذکر کی زندگی کی توسیع کے نتیجے میں، تیل کے بیجوں کا حکم اب تک آرڈر رہے جب تک کہ اس کا تعلق مونگ پھلیوں سمیت خوردنی تیل کے بیجوں سے ہوتا ہے، اس کے دفاع کے اختتام کے بعد اس پر عمل درآمد جاری رہا۔ ہندوستان 26 جنوری 1955 تک حکمرانی کرتا ہے۔ اس حکم کے مطابق، آگے بڑھنے والے معاہدوں پر پابندی عائد کردی گئی ہے، یعنی یہ کہنا ہے کہ، آئندہ کی تاریخ میں ترسیل کے لئے معاہدے فراہم کرتے ہیں، جس میں مونگ پھلی سمیت کچھ مخصوص تیل کے بیجوں کے سلسلے میں۔ یہ جواب دہندگان کا مؤقف ہے کہ اس حکم کی وجہ سے، مرکزی ایکٹ کے ساتھ پڑھیں، کہ فریقین کے مابین مونگ پھلیوں میں معاہدہ غیر قانونی تھا اور اسی وجہ سے اس میں شامل ثالثی کی شق کے تحت بنایا گیا ایوارڈ باطل تھا۔

اب برطانوی ایکٹ جس کے تحت مرکزی ایکٹ منظور کیا گیا تھا، دفعہ 2 کے ذیلی دفعہ (4) میں فراہم کیا گیا تھا،

" گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کے دفعہ 107 کا ذیلی دفعہ (2)، اور اس ایکٹ کے دفعہ 126 کے ذیلی دفعہ (2) کسی بھی معاملے کے سلسلے میں اس حصے کی بنا پر نافذ کردہ قانون کے سلسلے میں لاگو ہوں گے۔ ایک معاملہ ہونے کے ناطے جس میں کسی صوبے کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے گویا یہ معاملہ ہم آہنگی قانون سازی کی فہرست کے حصہ II میں بیان کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کی دفعہ 107 (2)، اس کو بیان کیا گیا،

"جہاں ہم آہنگی قانون سازی کی فہرست میں شامل کردہ معاملات میں سے کسی کے سلسلے میں ایک صوبائی قانون میں پہلے کے وفاقی قانون کی دفعات کی کوئی شق ہے............ پھر اگر گورنر جنرل کے بارے میں غور کرنے کے لئے صوبائی قانون محفوظ کیا گیا ہے تو............ گورنر جنرل کی رضامندی موصول ہوئی ہے............ اس صوبے میں صوبائی قانون غالب ہوگا۔

ان دفعات کے بعد اس کی پیروی کی جائے گی کہ اگر کوئی صوبائی فعل جس نے گورنر جنرل کی منظوری حاصل کی ہو، اس میں برطانوی ایکٹ کے ذریعہ دیئے گئے اختیارات کے تحت منظور کردہ مرکزی ایکٹ کے لئے کوئی بھی چیز موجود ہے، تو متعلقہ صوبے میں، صوبائی ایکٹ کا اطلاق اور مرکزی ایکٹ نہیں ہوگا۔

اب، بمبئی ایکٹ جو 1947 میں بمبئی کی صوبائی مقنّنہ نے منظور کیا تھا، 1948 میں اس کا عمل سامنے آیا تھا۔ کہ مقنّنہ کو اس ایکٹ کو منظور کرنے کا اختیار حاصل تھا اور اس ایکٹ کو گورنر جنرل کی منظوری مل گئی تھی۔ اس وقت مرکزی ایکٹ برطانوی ایکٹ سے اپنی قوت اخذ کر رہا تھا۔ اگر، اس لئے بمبئی ایکٹ مرکزی ایکٹ کے خلاف تھا، تو بمبئی ایکٹ لاگو ہوگا نہ کہ مرکزی ایکٹ۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کا دعویٰ ہے کہ بمبئی ایکٹ بہت خلاف ہے اور اس لئے سنٹرل ایکٹ گریٹر بمبئی میں بننے والی مونگ پھلی کو غیر قانونی اور باطل قرار نہیں دے سکتا۔

لہٰذا، سوال یہ ہے کہ کیا بمبئی ایکٹ میں مرکزی ایکٹ کے لئے کوئی فراہمی ہے۔ بمبئی ایکٹ کی پیش کش میں کہا گیا ہے کہ اس کو نافذ کیا گیا تھا کیونکہ یہ سمجھا جاتا تھا کہ آگے کے معاہدوں اور کچھ دوسرے معاملات کو منظّم اور ان پر قابو پانا ہے۔ اس ایکٹ کی دفعہ 1 ایک ہی وقت میں نافذ العمل ہے اور حکومت کو اقتدار میں آ گیا ہے کہ وہ پورے صوبے بمبئی یا اس طرح کے کچھ حصوں میں اور اس طرح کے سامان کے سلسلے میں ایکٹ کے باقی حصوں کو اطلاع دے کر نافذ العمل ہے۔ وضاحت کی جائے۔ حکومت بمبئی نے 19 دسمبر 1950 کو اس دفعہ کے تحت اطلاعات جاری کیں، اور اس ایکٹ کی بقیہ شقوں کو اس علاقے میں لاگو کیا جس میں اس تاریخ کے مطابق تمام اقسام کے تیل کے بیجوں کے سلسلے میں گریٹر بمبئی کہا جاتا ہے۔ بمبئی ایکٹ کا دفعہ 8 مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:

دفعہ 8(1) کے ذیلی دفعہ (3) کے تحت نوٹیفکیشن میں مخصوص سامان کی فروخت یا خریداری کے لئے، یا اس سے متعلق ہر فارورڈ معاہدہ جس میں داخل، بنایا گیا ہے یا کسی میں بھی انجام دیا جاسکتا ہے۔ مطلع شدہ علاقہ غیر قانونی ہوگا اگر اس میں داخل، بنائے یا انجام نہیں دیا گیا ہو۔

(اے) اس طرح کے معاہدوں میں داخل ہونے، بنانے یا کارکردگی سے متعلق دفعہ 6 یا 7 کے تحت بنائے گئے اس طرح کے ضمنی قوانین کے مطابق، جیسا کہ ضمنی قوانین میں بیان کیا جاسکتا ہے، یا

(بی) (i) کسی تسلیم شدہ ایسوسی ایشن کے ممبروں کے مابین،

(ii) کسی تسلیم شدہ ایسوسی ایشن کے ممبر کے ذریعہ، یا

(iii) کسی تسلیم شدہ ایسوسی ایشن کے ممبر کے ساتھ، بشرطیکہ ایسے ممبر نے پہلے تحریری اختیار یا رضامندی حاصل کی ہو، جو تحریری طور پر ہوگی اور اگر ضمنی قوانین فراہم کرتے ہیں، معاہدہ کرنے والے یا کرنے والے شخص کا، اور کسی بھی تفصیل کا کوئی دعویٰ نہیں اس طرح کے معاہدے کے سلسلے میں کسی بھی دیوانی عدالت میں سماعت کی جائے گی۔

(2) اس طرح کے غیر قانونی معاہدے میں داخل ہونے یا اس میں داخل ہونے والے کسی بھی شخص کو، سزا پر، کسی مدت کے لئے قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو چھ ماہ تک یا جرمانے کے ساتھ یا دونوں کے ساتھ ہوسکتی ہے۔

بمبئی ایکٹ میں "تسلیم شدہ ایسوسی ایشن" کی تعریف صوبائی حکومت کی طرف سے تسلیم شدہ ایسوسی ایشن کے طور پر کی گئی ہے اور 19 دسمبر 1950 کو، بمبئی آئل سیڈز ایکسچینج لمیٹڈ کو بمبئی حکومت نے اس طرح کی انجمن کے طور پر تسلیم کیا۔ اپیل کنندہ اس ایسوسی ایشن کا ممبر ہے۔ فریقین کے مابین معاہدوں کو واضح طور پر اس ایسوسی ایشن کے قواعد وضوابط سے مشروط کیا گیا تھا۔ ہمارے سامنے معاملہ اس بنیاد پر آگے بڑھا ہے کہ ناکارہ معاہدہ دفعہ 8 کی ضروریات کی تعمیل میں کیا گیا تھا اور نیچے دیئے گئے عدالتوں کے ذریعہ اس کے برعکس کوئی تلاش نہیں ہے۔ لہذا ہمارے پاس اسی بنیاد پر آگے بڑھنا ہے۔

اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ بمبئی ایکٹ کی دفعہ 8 اور مرکزی ایکٹ کا دفعہ 3 ایک دوسرے کے لئے ناگوار ہے۔ اب بمبئی ایکٹ کی دفعہ 8، اس پر غور کیا جائے گا، کسی بھی معاہدے کو قانونی بنانے کا ارادہ نہیں کرتا ہے۔ اس کا واحد اثر یہ ہے کہ اگر اس کی شرائط کی تعمیل میں نہ کیا گیا تو غیر قانونی طور پر تالیوں کی تمام اقسام میں معاہدوں کو غیر قانونی طور پر پیش کرنا ہے۔ اپیل کنندہ کے لئے فاضل وکیل کا کہنا ہے کہ دفعہ 8 کا اثر اس کے لحاظ سے کی جانے والی تمام تیل کے بیجوں میں ایک فارورڈ معاہدہ کرنا تھا، قانونی اور اس وجہ سے، اس کی شرائط اور مرکزی وسطی کے تحت جاری کردہ تیل کے بیجوں کے آرڈر کی شرائط کے مابین ایک بدنامی پیدا ہوئی۔ ایک ایسا عمل جس نے خوردنی تیل کے بیجوں میں غیر قانونی معاہدے کیے۔ فاضل وکیل نے بمبئی ایکٹ کی مختلف دیگر دفعات اور ایسوسی ایشن کے ضمنی قوانین کا حوالہ دیا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بمبئی ایکٹ کا مقصد تلسی کی تمام اقسام کے سلسلے میں آگے کے معاہدوں کے پورے شعبے کو پورا کرنا تھا اور لہذا اس کا مقصد گریٹر بمبئی میں مرکزی ایکٹ کے آپریشن کو ختم کرنا تھا جو سابقہ کے زیر انتظام فارورڈ معاہدوں کے سلسلے میں تھا۔ یہ ہمارے لئے نہیں لگتا ہے کہ بمبئی ایکٹ میں یا ضمنی قوانین کے بارے میں دیگر دفعات کا حوالہ اس سوال کا فیصلہ کرنے میں متعلق ہے۔ اگر بمبئی ایکٹ کے دفعہ 8 کا اثر اس کے قانونی لحاظ سے پیش کردہ معاہدوں کو پیش نہیں کرنا تھا، پھر سنٹرل ایکٹ کی مخالفت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا جو بمبئی ایکٹ کا دائرہ کار رہا اور ضمنی قوانین میں موجود دفعات۔

لہذا، ہمارے لئے ایسا لگتا ہے کہ سوال یہ ہے کہ کیا دفعہ 8 بمبئی ایکٹ کی اپنی شرائط کے کسی بھی فارورڈ معاہدے کو قانونی بنا دیتا ہے۔ سنٹرل ایکٹ کا دفعہ 3، جیسا کہ پہلے ہی دیکھا گیا ہے، مرکزی حکومت کو تیل کے بیجوں میں تجارت اور تجارت سے منافع فراہم کرنے کی قوت فراہم کرتا ہے۔ لہذا، یہ ایکٹ مرکزی حکومت کو ضروری اشیاء میں آگے کے معاہدے کرنے کے قابل بناتا ہے جیسا کہ اس میں غیر قانونی بیان کیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت نے تیل کے بیجوں کے آرڈر کے ذریعہ یہی کیا تھا جہاں تک خوردنی تیل کے بیجوں کا تعلق ہے۔

ہمیں دفعہ 8 میں کچھ بھی نہیں ملتا ہے جس سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس نے کسی بھی معاہدے کو قانونی قرار دیا ہے۔ اس کا واحد ارادہ اور اثر کچھ آگے کے معاہدوں کو غیر قانونی قرار دینا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملے کو

چیف جسٹس چگلا نے بہت صحیح طریقے سے پیش کیا تھا، جنہوں نے ہائی کورٹ کا فیصلہ سنایا۔ انہوں نے کہا، دفعہ 8 جو کچھ کرتا ہے وہ یہ اعلان کرنا ہے کہ فارورڈ معاہدے غیر قانونی ہوں گے جب تک کہ وہ دفعہ 8 میں بیان کردہ طریقہ کار کی تعمیل نہ کریں۔ لیکن کسی خاص معاہدے کو غیر قانونی قرار دینا ایک بات ہے۔ غیر قانونی معاہدے کو قانونی قرار دینا مکمل طور پر ایک اور چیز ہے۔ دفعہ 8 یہاں تک کہ یہ اعلان کرنے کی کوشش نہیں کرتا ہے کہ مرکزی قانون سازی کے ذریعہ غیر قانونی اعلان کردہ فارورڈ معاہدوں کو قانونی ہوگا اگر وہ دفعہ 8 میں دی گئی فنی صلاحیتوں کی تعمیل کریں گے۔ دفعہ 8 کے تحت یہ مفروضہ، ایسا لگتا ہے کہ یہ اگلے معاہدوں کو ہے۔ مقنّنہ قانونی معاہدوں کے ساتھ معاملہ کر رہا ہے، لیکن یہاں تک کہ اگر وہ قانونی ہیں تو انہیں غیر قانونی قرار دیا جاتا ہے جب تک کہ وہ دفعہ 8 میں پیش کردہ طریقے سے انجام یا نہ بنائے جاتے یا داخل نہ ہوں۔ ان مشاہدات کے ساتھ ہم پوری طرح متفق ہیں۔

بمبئی ایکٹ کی دفعہ 8 لازمی طور پر اس تنازعہ کے سلسلے میں لازمی طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے لحاظ سے معاہدے قانونی ہوں گے، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اس ایکٹ میں اس طرح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس ایکٹ کا واضح طور پر صرف ایک غیر قانونی پیدا کرنے کا ارادہ ہے، یعنی یہ کہنا ہے کہ، جیسا کہ چیف جسٹس چگلا، نے کہا، یہ ایک قانونی معاہدہ کرتا ہے اور اس پر کچھ شرائط عائد کرتا ہے اور اگر ان شرائط کو پورا نہیں کیا جاتا ہے تو اسے غیر قانونی بنا دیتا ہے۔ اگر کوئی معاہدہ پہلے ہی غیر قانونی ہے تو، بمبئی ایکٹ کو لاگو کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مزید برآں، بمبئی ایکٹ ہر طرح کے سامان سے متعلق ہے۔ اس ایکٹ کے دفعہ 2 کا ذیلی دفعہ (4) سامان کو کسی بھی طرح کی متحرک جائیداد کے طور پر بیان کرتا ہے جس میں سیکیورٹیز بھی شامل ہے لیکن رقم یا قابل عمل دعوے بھی نہیں۔ اب مرکزی ایکٹ صرف ضروری اجناس پر لاگو ہوتا ہے جیسا کہ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا، بہت سارے معاہدے ہوں گے جن پر مرکزی ایکٹ کا اطلاق نہیں ہوگا اور اگر وہ اس کے دائرہ کار میں آجائیں اور دفعہ 8 میں رکھی گئی شرائط کو نظر انداز کرتے ہو تو بمبئی ایکٹ کے ذریعہ اس طرح کے معاہدوں کو غیر قانونی قرار دیا جا سکتا ہے۔

لہٰذا، ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بمبئی ایکٹ اور مرکزی ایکٹ کے مابین کوئی بدنامی نہیں ہے۔ اس کے بعد یہ ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے سیکشن 107 (2) کی دفعات کو لاگو کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ 1948 میں جب یہ بمبئی ایکٹ نافذ ہوا اور مرکزی ایکٹ پہلے ہی موجود تھا۔ اس کے بعد یہ دونوں حرکتیں زیادہ سے زیادہ بمبئی میں درخواست دیں گی کیونکہ ان کے مابین کوئی تضاد نہیں ہے۔ آئین کے آرٹیکل 372 نے آئین کے نفاذ کے بعد یہ دونوں کارروائیوں کو جاری رکھا اور آئین میں کچھ بھی نہیں ہے جس میں یہ فراہم کیا گیا ہے کہ دو موجودہ قوانین میں سے کوئی بھی، جس میں سے دونوں نے آئین کے عمل میں آنے کے لئے درخواست دی تھی، اس کا اطلاق ہوگا۔ دوسرے کو خارج کرنا۔ اس کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ 1951 یا 1952 میں، جب مونگ پھلیوں میں معاہدہ جس سے یہ متنازعہ نہیں ہے، دونوں حرکتوں کے معنی میں ایک آگے کا معاہدہ تھا، دونوں کاموں نے اس پر

لاگو کیا تھا۔ آئین نے اس طرح کی درخواست پر اثر نہیں ڈالا تھا۔ یہ مقام ہونے کے ناطے، مونگ پھلیوں میں معاہدہ مرکزی ایکٹ کے تحت غیر قانونی ہونا ضروری ہے جس نے واضح طور پر اس کے بنانے پر پابندی عائد کردی تھی۔ بمبئی ایکٹ اسے قانونی نہیں بنا سکتا، جیسا کہ ہم نے کہا ہے، اس کا مقصد کسی بھی معاہدے کو قانونی بنانا نہیں تھا۔ اس کے بعد اس معاہدے میں شامل ثالثی کی شق کا کوئی اثر نہیں تھا۔ لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ اس ثالثی شق کے تحت دیا گیا فیصلہ کالعدم ہے اور اسے بجا طور پر ایک طرف رکھا گیا ہے۔ ایوارڈ، یہ دیکھا جائے گا، تاہم متعدد معاہدوں کے تحت تنازعات کے سلسلے میں تھا، جن میں سے ایک ہمیں باطل پایا ہے۔ لیکن چونکہ یہ ایوارڈ ایک تھا اور اس کے احاطہ میں مختلف تنازعات کے سلسلے میں قابل عمل نہیں ہے، ان میں سے کچھ کو قانونی اور درست طریقے سے حوالہ دیا گیا ہے، لہٰذا پورا ایوارڈ بجا طور پر منسوخ کیا گیا۔

اس لئے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کردی جاتی ہے۔

اپیل خارج کردی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.04.02 15:40
I attest to the accuracy and integrity of this document